بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون نمبر ۹ھ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ اپیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۲ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۱۹ محرم ۱۳۸۶ھ ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو

جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا

"یاد رکھو کہ میں جو اصلاح خلق کیلئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کیلئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہیدست آیا تھا تہیدست جاتا ہے۔ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اللہ فی صحابی گویا صحابہؓ خدا تعالے کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالے کا قرب بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالے کا ارشاد کونوا مع الصادقین اس پر شاہد ہے یہ ایک سر ہے جسکو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسب موقعہ ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً ان کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سنکر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے۔ جس میں تبدیلی نہیں ہے وہ من کان فی ھذہ اعمٰی کا مصداق ہے مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۱ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ۔ مورخہ ۶ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام "جلسہ سیرۃ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا" منعقد ہوا جس میں محترم چوہدری فضل احمد صاحب قائمقام ناظر تعلیم نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہ تاریخی پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر جماعت کے نام دیا تھا۔ جس میں آپ نے جماعت کو تقوےٰ پر قائم رہنے اور اسلام کی خدمت سر انجام دینے کی تلقین فرمائی ہے۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالکر آپ کے بلند مقام اعظمت و شان اور عظیم الشان کارناموں پر روشنی ڈالی۔

محترم صاحب صدر نے صدارتی تقریر میں فرمایا اس قسم کے جلسے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے مجلس مقامی کی مساعی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ آخر میں آپ نے اس سہ ماہی میں اول آنے والی مجلس یعنی مجلس خدام الاحمدیہ جامعہ احمدیہ کو علم انعامی عطا فرمایا۔ جو محمد اعظم صاحب اکسیر نے حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

○ باڈہ ضلع لاڑکانہ میں اجتماع انصار اللہ ۱۴/۱۵ مئی کی بجائے انشاء اللہ العزیز ۲۱ اور ۲۲ مئی کو منعقد ہوگا۔ احباب تاریخوں کی تبدیلی نوٹ فرمالیں۔ — قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

○ ربوہ — جامعہ نصرت کی مجلس طالبات قدیم کا سالانہ اجلاس ۲۰ مئی بعد دوپہر ۶ بجے شام جامعہ نصرت میں منعقد ہوگا۔ تمام طالبات قدیم کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

برائے پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فوری طور پر اپنے پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

مسعود احمد جہلمی نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء

کشتیٔ نوح

ہم نے گزشتہ اداریہ میں کشتی نوح کے اقتباسات پیش کرکے بتایا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس دین کے احیاء کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اور جماعت احمدیہ جو دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے اس کو محض "قادیانیت" کہہ کر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

یہ تو ہم نے صرف اس کتاب کے اقتباسات دیئے ہیں۔ جس کا ذکر مولوی روشن دین صاحب کی تبلیغی رپورٹ میں آیا ہے۔ ورنہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف تمام کی تمام پڑھیں۔ آپ کو اس میں سوائے آفتاب اسلام کی شعاعوں کی جگمگاہٹ کے اور کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ ان میں سوائے قرآن اور سنت رسول اللہ کے اور کوئی چیز آپ نہیں دیکھیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی سعید طبع انسان ان لوگوں سے متاثر ہو کر بطور خود احمدی لٹریچر کا مطالعہ کرتا ہے۔ تو اس پر ان لوگوں کا فریب فوراً آشکارا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص "قادیانیت" میں داخل ہو کر ایک فعال جماعت کا رکن بن جاتا ہے۔ وہ قادیانیت جس نے اپنی زندگی کے مختصر عرصہ میں قرآن کریم کے تراجم کئی غیر اسلامی زبانوں میں کرکے شائع کئے ہیں۔ جس نے دنیا کے تمام بڑے بڑے لیڈروں کے ہاتھوں میں قرآن کریم کا ایسا ترجمہ پہنچایا ہے جس کو وہ واقعی پڑھ سکتے ہیں۔ جس نے دنیا کی اونچی سے اونچی جگہ کھڑے ہو کر اذان بلند کی ہے۔ چنانچہ چوہدری ظفر اللہ خان نے ہی جو ان دوستوں کے بڑے معتوب ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی انجمن اقوام عالم کی صدارت کا آغاز بھی قرآن کریم کی آیات سے کیا۔ اور اس کی سٹیج پر بارہا قرآن کریم سنایا ہے۔

اکثر یہی احمدیہ لٹریچر پڑھ کر "قادیانیت" کے فدائی اور اسلام کا مجسم نمونہ بن جاتے ہیں خیر۔

اب ہم ذرا یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آخر یہ لوگ "قادیانیت" کہہ کہہ کر احمدیت یا حقیقی اسلام کی مخالفت کے لئے کیا عذر رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ لوگوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ قادیانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود۔ امام مہدی اور نبی مانتے ہیں اس لئے وہ مسلمانوں کے عقیدہ سے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اختلاف کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑا مغالطہ ہے۔ جس میں یہ دوست دوسروں کو ڈالے رکھنا چاہتے ہیں۔ اور "قادیانیت" سے انہیں نفور کرنے کے لئے طرح طرح کے طریقے اختیار کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کی بجائے "قادیانیت" کی تبلیغ کہتے ہیں۔

یہ دوست اس غرض کے لئے خدا ترسی کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جو حقیقت احمدی بیان کرتے ہیں۔ اس کو پس پشت ڈال کر ہمیشہ الزام لگانے چلے جاتے ہیں۔ اور شور مچائے رکھتے ہیں۔ کہ مسلمان حقیقت کو نہ پا سکیں۔ اور اس غوغا آرائی کا مرکزی نقطہ یہی لفظ "قادیانیت" ہوتا ہے۔

یہ لوگ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

لیکن اس کے صرف یہ معنے کرتے ہیں کہ مادی طور پر قرآن کریم محفوظ ہو گیا ہے۔ اول تو حفاظ پیدا ہوتے دوم پریس کی ایجاد سے اب تحریف کا کوئی خدشہ نہیں رہا۔ لیکن یہ لوگ اس بات کو شاذ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ حفاظت میں صرف ظاہری حفاظت ہی شامل نہیں بلکہ معنوی حفاظت بھی شامل ہے۔ اور اس کی وضاحت حدیث مجددین میں اس طرح ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

یعنی امت محمدیہ میں مجددین پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو تجدید احیائے دین کیا کریں گے پھر سلسلہ احادیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ دوبارہ قائم کی جائے گی۔ یہ لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب اسلام پر بڑی مصیبتیں آ جائیں گی۔ اور دجال خروج کرے گا اور اس وقت امام مہدی اور مسیح موعود آئیں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے۔ مسیح موعود نبی اللہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کا فریضہ بجا لائے گا۔ یعنی عیسائیت کو مٹائے گا اور اسلام کا پرچم بلند کرے گا۔

یہ سب باتیں یہ لوگ مانتے ہیں۔ اور ہم بھی مانتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام پر مصیبت کے زمانہ کا تو بچشم دید ملاحظہ کرتے ہیں اور بڑے زور و شور سے اس کا اعلان کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہ اسلام کا پرچم بلند کرنے والے بھی موجود ہو گئے ہیں۔ یعنی الامام المہدی اور مسیح موعود علیہ السلام۔

ہم نے روشن دلائل اور بین نشانات دیکھ کر لا المہدی الا عیسیٰ کی حدیث کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو آنے والا تسلیم کیا ہے۔ اب اس میں تسلیم ہمارا کیا قصور ہے۔

رہی نبوت تو یہ لوگ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اللہ تعالےٰ جس کو بھی تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کرے گا۔ اس کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے ضرور نوازے گا۔ ورنہ وہ آپ کی تعلیمات کی کما حقہ اشاعت نہیں کر سکتا۔ ہر مجدد اس زمانے کے لحاظ سے آپ کی نبوت کا عکس کام کرتا ہے۔ اس لئے وہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوتا ہے۔ اس کو محدث بھی کہتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کو عام طور پر نبی کا نام نہیں دیا گیا۔ کیونکہ اس طرح خاتم النبیین کے معنی میں مغالطہ پیدا ہو سکتا تھا۔ لیکن ۱۳ سو سال کے بعد جب کہ ختم نبوت کا صحیح مفہوم واضح ہو چکا ہے۔ مسیح موعود کو نبی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا محض عکس ہے۔ اور خاتم النبیین کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بھی جید اہل علم حضرات نے تشریح کی ہے۔ جن کو مسلمہ طور پر مسلمانوں کے جید علما ہی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ دیوبند نے بھی ایسی نبوت کا امکان مانا ہے۔ جو ختم نبوت کی مہر نہیں توڑتی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو دعویٰ ہی یہی ہے کہ میں امتی نبی ہوں۔ مجھ کو صرف نبی کہنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے مغالطہ ہو سکتا ہے کہ گویا میں اپنے طور پر بطور نبی کے کھڑا ہوا ہوں۔ خود امتی نبی ہی اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ آپ اور آپ کی جماعت امت محمدیہ سے الگ کوئی نئی امت نہیں ہے۔

الغرض ہمارے عقائد اور غیر احمدی مسلمانوں کے عقائد میں سوائے اس کے کوئی فرق نہیں کہ غیر احمدی مسلمان جس الامام المہدی اور مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم نے وہ الامام المہدی اور مسیح موعود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو تسلیم کر لیا ہے۔ جو فی الحقیقت اپنی کھڑی کی ہوئی جماعت کے ذریعہ اس زمانہ میں دجال کو نمک کی طرح پگھلا رہا ہے۔ اور یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کا کام انجام دے رہا ہے۔ اور اس طرح اس اسلام کو جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ جس کو آپ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے ذریعہ عملی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا از سر نو دنیا کے سامنے قرآنی دلائل اور اپنے کردار کے ذریعہ پیش کر رہا ہے۔ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق تجدید و احیائے اسلام کے لئے خلافت علیٰ منہاج نبوت کو قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے ہیں۔ اور بس۔ آپ کوئی نیا دین نہیں لائے۔ اور نہ آپ نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل کھڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ آپ اس شہنشاہ نبوت کے ایک غلام کے طور پر آئے ہیں۔ جس کا اپنا کوئی الگ وجود نہیں ہوتا بلکہ جو صرف اپنے آقا کا پرچم بلند کرنے کے لئے تگ و تاز کرتا ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

○۔۔ حضرت المصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔ (افسر امانت تحریک جدید)

فضائل القرآن

حضرت یونس علیہ السلام

قرآنِ حکیم و بائیبل کا موازنہ

(محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور)

قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر چھ سورتوں میں کیا گیا ہے۔ سورۂ نسائ، انعام، یونس، انبیاء، الصّافات، القلم۔ ان میں سے چار سورتوں میں نام مذکور ہے۔ اور دو سورتوں میں "ذُو النُّون" نُون بستی والا اور "صاحب الحوت" مچھلی والا کہہ کر آپ کو متعارف کیا گیا۔

آپ کا نام یوناہ، بائیبل کے عہدِ عتیق میں اور یونس "اپا کرفا" اور عہدِ جدید میں آیا ہے۔

بائیبل میں صحیفۂ سلاطین اور یوناہ نبی کی کتاب میں آپ کا ذکر ہے۔ بائیبل کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نویں صدی قبل مسیح کے آخری ربع میں مبعوث ہوئے۔ آپ نے لمبی عمر پائی (طالمود کی رو سے عمر مبارک ۱۲۰ یا ۱۳۰ سال تھی) آٹھویں صدی قبل مسیح میں بھی آپ بقیدِ حیات تھے۔ حضرت یونس (ناصرہ بستی سے تین میل کے فاصلہ پر) "جات حضر" کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد کا نام امتّی تھا اسی نسبت سے عربوں میں یونس بن متی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے آرامیوں کے حملوں سے بنی اسرائیل کو نجات کی بشارت دی اور بتایا کہ اسرائیل کی حدیں حماۃ سے لے کر بحر میت تک وسیع ہو جائینگی شاہ اسرائیل یربعام ثانی (۷۸۴-۷۴۸ ق م) کے عہد میں یہ خوشخبری پوری ہوگئی (سلاطین ۲ $\frac{۱۴}{۲۵}$)

یوناہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ آپ کو نینوا جیسے عظیم الشان شہر میں منادی کا حکم ہوا لیکن آپ خداوند کے حضور سے ترسیس کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ سمندر میں طوفان آنے کی وجہ سے مسافروں پر قرعہ ڈالا گیا۔ آپ کا نام نکلا۔ اہلِ جہاز نے تردّد کیا لیکن آپ نے کہا کہ مجھے اٹھا کر سمندر میں پھینک دو تو تمہارے لئے سمندر ساکن ہو جائیگا کیں خدا تعالےٰ سے بھاگ کر آیا ہوں یہ بڑا طوفان تم پر میرے ہی سبب سے آیا ہے۔ آپ کو سمندر میں پھینک دیا گیا۔ ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا۔ اس کے پیٹ میں آپ نے دعا کی۔ خداوند نے مچھلی کو حکم دیا۔ اس نے آپ کو خشکی پر اُگل دیا۔ تین دن رات آپ مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اب آپ کو نینوا جانے کا حکم ہوا۔ وہاں آپ نے منادی کی اور کہا کہ "چالیس روز کے بعد نینوا برباد ہو جائے گا"۔ اہلِ نینوا کے توبہ و استغفار اور آہ و بکا پر آنیوالا عذاب ٹل گیا۔ حضرت یونسؑ پر یہ امر بہت شاق گزرا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک کدو کی بیل کے ذریعہ آپ کو سبق دیا اس کے سوکھنے پر آپ سایہ سے محروم ہوگئے۔ تمازتِ آفتاب سے بیتاب ہو کر موت کے لئے آرزومند ہوگئے۔

"تب خداوند نے فرمایا
تجھے اس بیل کا اتنا خیال
ہے جس کے لئے تو نے نہ کچھ
محنت کی [illegible] نہ اسے
اگایا۔ اور کیا مجھے لازم نہ
تھا کہ میں اتنے بڑے شہر
نینوا کا خیال کروں جس میں
ایک لاکھ بیس ہزار سے
زیادہ ایسے ہیں جو اپنے
داہنے اور بائیں ہاتھ میں
امتیاز نہیں کر سکتے۔ اور
بے شمار مویشی ہیں"۔

بائیبل کے مبالغہ آمیز بیانات کی وجہ سے غیر جانبدار علماء اس نبی کے قصّہ کو Fiction سمجھتے ہیں اور ایک "نصیحت آموز کہانی" سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ

۱۔ حضرت یونس کا زمانہ نویں اور آٹھویں صدی قبل مسیح ہے۔ اس وقت نینوا شہر کی وسعت کا یہ عالم نہیں تھا جس کا نقشہ یوناہ کی کتاب میں کھینچا گیا ہے۔ یوناہ کی کتاب میں ہے کہ یہ شہر اتنا وسیع تھا کہ تین دن کی مسافت کے بعد کوئی مسافر دوسرے سرے تک پہنچ سکتا۔ آبادی قریب قریب چھ لاکھ بنتی ہے کیونکہ سوا لاکھ معصوم بچے ہی تھے۔ نینوا کی کھدائی سے ثابت ہے کہ اسکی زیادہ سے زیادہ آبادی (۱۷۴۰۰۰) ایک لاکھ چوہتر ہزار افراد پر مشتمل تھی۔

۲۔ اہلِ نینوا غیر اسرائیلی تھے۔ کئی لاکھ آبادی کا ایک عبرانی پیغمبر پر ایمان لے آنا ایک مستبعد امر ہے جبکہ اہلِ نینوا (یعنی آشوری) اسرائیل کے دشمنِ جان تھے۔

۳۔ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہ کر بغیر طبّی امداد کے بچ جانا امرِ محال ہے۔

۴۔ یوناہ کی کتاب میں یونس نبی کی دعا اس صحیفہ کا مرکزی حصّہ ہے اس دعا میں کہیں ذکر نہیں کہ مچھلی نے مجھے نگل لیا۔ سمندر میں ڈوبنے اور پھر بچ جانے کا ذکر اس اساس پر باقی کہانی بعد میں بنائی گئی۔ "عجیب بات ہے کہ یوناہ کو تو حادثہ کا علم نہیں لیکن عہدِ عتیق کے داستان گو سبھی کچھ جانتے ہیں"۔

۵۔ یوناہ کی کتاب اس پیغمبر کے کم و بیش پانچ سو سال بعد لکھی گئی۔ اسکی زبان میں آرامی اثر غالب ہے۔ نینوا کی عظمتِ رفتہ کو اس کہانی میں سمو دیا گیا۔ اس کی کوئی تاریخی بنیاد نہیں ہے۔

۶۔ نینوا کی کھدائی میں اہلِ آشور کی مکمل لائبریری ملی ہے۔ اس میں اس قسم کے کسی واقعہ کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ چھ لاکھ انسانوں کی بستی اگر کسی پیغمبر پر ایمان لے آئے اور عذاب سے بچ جائے۔

۷۔ خود بائیبل میں سلاطین کی کتاب میں یوناہ کے حالات میں مچھلی والے حادثہ کا اشارہ تک نہیں۔ نہ نینوا کی طرف مبعوث ہونے کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ یوناہ کی کتاب کہانی کے ارتقاء اور بعد کے نشو و نما کا نتیجہ ہے۔

۸۔ یوناہ کی کہانی دراصل ایک تمثیل ہے۔ ایک علامتی قصہ۔ یوناہ سے مراد اسرائیل ہے۔ بڑی مچھلی سے مراد آشوری اور بابلی بادشاہ۔ اسرائیل کو دشمنوں نے نگل لیا۔ اور پھر اُگل دیا۔ وہ دوبارہ بحال ہوگئے۔

اس قسم کے اعتراضات اور توجیہات ہیں جو کہ عصر حاضر کے علماء نے پیش کئے ہیں[۱] بیشتر اعتراض بائیبل کے بیانات پر ہیں۔ قرآن کریم نے اس قصّہ کو حقیقی صورت میں پیش کیا۔ بائیبل کی تاریخی غلطیاں بھی قرآنی بیانات سے واضح ہو جاتی ہیں۔ خلاصہ حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ حضرت یونس علیہ السلام الیشع پیغمبر کے بعد مبعوث ہوئے وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ (الانعام ۸۷) میں یہ اشارہ ہے۔

۲۔ نُون بستی کی طرف آپ نے پیغامِ حق پہنچایا۔ آپ کے خطاب "ذُو النُّون" سے یہ امر مترشح ہے۔

۳۔ جس بستی کی طرف آپ بھیجے گئے۔ اس کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے کچھ اوپر تھی۔

وَ اَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ
اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ۔
(الصّٰفّٰت ۱۴۸)

۴۔ قومِ یونسؑ اس بات میں منفرد تھی کہ وہ نزولِ عذاب سے پہلے ایمان لا کر اس کے عذاب سے محفوظ ہوگئی ایک مدت تک متاعِ دنیا سے متمتع ہوتی رہی۔

(یونس ۹۹)

۵۔ آپ کو "صاحب الحوت" کہا گیا۔ ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا تھا۔ اور پھر اُگل دیا۔ آپ تین دن رات اس کے پیٹ میں رہے؟ اس مدت کا ذکر قرآن کریم نے نہیں کیا۔

۶۔ بائیبل میں ہے کہ آپ کو نینوا بستی کی طرف جانے کا حکم ہوا۔ آپ اس بستی کے مخالف طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ نینوا مشرق میں ہے آپ مغرب کی طرف چلے گئے۔

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی اصلاح سے دل برداشتہ ہو کر آپ غصّہ میں بھرے ہوئے۔ اس قوم سے مُنہ موڑ کر چل دئے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ابھی ہجرت کا اذن نہیں ہوا تھا۔ دل میں یقین تھا کہ میرا یہ قدم درست ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے پکڑ نہیں ہوگی۔ لیکن وہ مصائب میں گھر گئے۔ حادثہ حوت پیش آگیا۔ نجات ملنے کے بعد آپ ایک لاکھ آبادی والے

---

[۱] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ہیسٹنگ بائیبل ڈکشنری زیر لفظ Jonah

شہر کی طرف بھیجے گئے۔
(الانبیاء ۸۹-۸۸،
الصفٰت ۱۴۹-۱۴۰)

۸۔ بائیبل میں ہے کہ کدو کی بیل نینوای بستی میں جانے اور چالیس دن کی مہلت عذاب کے دوران اُگائی گئی۔ یہ محض علامت تھی۔ قرآن حکیم میں ہے کہ جب مچھلی نے آپ کو اُگلا تو آپ بیمار تھے۔ آپ کے علاج کے لئے کدّو کی بیل اگائی گئی۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۔ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۔
(الصفٰت ۱۴۷-۱۴۶)

قرآن و بائیبل کے موازنہ سے یہ امر ظاہر ہے کہ بعض باتوں میں قرآن کریم نے بائیبل کے قصہ کی تصدیق کی ہے اور بعض امور میں اختلاف کیا ہے۔

قرآنی بیانات کی تائید میں مندرجہ ذیل تاریخی شواہد قابلِ غور ہیں۔

حضرت یونسؑ کا زمانہ

قرآن مجید میں ایک جگہ الیشع کے بعد یونس کا ذکر ہے۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ آپ کی بعثت حضرت الیشع کے بعد ہوئی۔ یعنی نویں صدی قبل مسیح کے شروع میں تاریخ بائیبل میں لکھا ہے:۔

"اغلب ہے کہ وہ الیشع کا شاگرد اور اس وقت اسکا جانشین تھا تاکہ اسرائیل کی بادشاہی میں خدا کے لئے سب سے بڑھ کر، برملا طور پر گواہی دے۔"

(تاریخ بائیبل
از ولیم جی بلیکی ص۳۲۷)

یہودی ربّی بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت یونس الیشع کے شاگردوں میں سے تھے۔

(جیوش انسائیکلوپیڈیا "یوناہ")

(باقی)

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بیان فرمودہ
سُورۂ فاتحہ کے معارف و نکات

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عیسائی دنیا کو اس انعامی چیلنج کو قبول کرنے کی دعوت دی ہے جو آج سے تقریباً ۷۰ سال قبل بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا تھا جس میں حضورؑ نے فرمایا تھا کہ عیسائی دنیا اگر انجیل یا تورات کا قرآن پاک سے مقابلہ کرنا چاہیں تو وہ ناکام و نامراد رہیں گے کیونکہ قرآن پاک کی پہلی ہی سورۃ میں وہ معارف و حقائق بیان کئے گئے ہیں جس کی نظیر عیسائی اور دوسرے مذاہب پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۂ فاتحہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے تمام معارف درج ہیں۔ چنانچہ الحمد للہ سے اس کو شروع کیا گیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ تمام محامد اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ تمام منافع اور تمدنی زندگی کی ساری بہبودگیاں اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جبکہ وہی ہے تو معطیٔ حقیقی بھی اسے کہہ سکتے ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ کسی قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق وہ نہیں ہے۔۔۔۔ جو کفر کی بات ہے۔ پس الحمد للہ میں کیسی توحید کی تعلیم پائی جاتی ہے جو انسان کو دنیا کی تمام چیزوں کی عبودیت اور بالذات نفع رساں کی طرف جاتی ہے اور واضح اور بین طور پر یہ ذہن نشین کرتی ہے کہ ہر نفع اور مدد حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے آتا ہے کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور مدد میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدم کرو اس کے سوا کوئی کام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ پھر اسی سورہ فاتحہ میں اس خدا کا نقشہ دکھایا گیا ہے جو قرآن شریف منوانا چاہتا ہے اور جس کو وہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے چنانچہ اس کی چار صفات ترتیب وار بیان کی ہیں جو امہات الصفات کہلاتی ہیں جیسے سورہ فاتحہ ام الکتاب ہے ویسے ہی جو صفات اللہ تعالیٰ کی اس میں بیان کی گئی ہیں وہ بھی ام الصفات ہی ہیں اور وہ یہ ہیں

(۱) الحمد للہ رب العالمین
(۲) الرحمٰن (۳) الرحیم
(۴) مالک یوم الدین۔

ان صفاتِ اربعہ پر غور کرنے سے خدا کا گویا چہرہ نظر آجاتا ہے ربوبیت کا فیضان بہت ہی وسیع اور عام ہے اور اس میں کل مخلوق کی کل حالتوں میں تربیت اور اسکی تکمیل کے تکفل کی طرف اشارہ ہے غور تو کرو جب انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر سوچتا ہے تو اس کی امید کس طرح وسیع ہو جاتی ہے اور پھر رحمانیت یہ ہے کہ بدوں کسی عملِ عامل کے ان اسباب کو مہیا کرتا ہے جو بقائے وجود کے لئے ضروری ہیں۔ دیکھو چاند۔ سورج۔ ہوا۔ پانی وغیرہ بدوں ہماری دعا اور التجا کے اور بغیر ہمارے کسی عمل اور فعل کے اس نے ہمارے وجود کے بقا کے لئے کام میں لگا رکھے ہیں اور رحیمیت یہ ہے کہ اعمال کو ضائع نہ کرے اور مالک یوم الدین کا تقاضا یہ ہے کہ بامراد کرے۔"

(الحکم ۳۱ راگست ۱۹۰۳ء)

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ میں جن صفات کا ذکر ہے ان تمام صفات کے مظہر کامل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"سورۃ الفاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ اربعہ بیان ہوئی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان چاروں صفات کے مظہر کامل تھے۔ مثلاً پہلی صفت رب العالمین ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بھی مظہر ہوئے جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ جیسے رب العالمین عام ربوبیت کو چاہتا ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات اور آپؐ کی ہدایت و تبلیغ کل دنیا اور کل عالموں کے لئے قرار پائی۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس صفت کے مظہرِ کامل ٹھہرے کیونکہ آپؐ کے فیوض و برکات کا کوئی بدل اور اجر نہیں۔ پھر آپؐ رحیمیت کے بھی مظہر ہیں آپؐ نے اور آپکے صحابہ نے جو محنتیں اسلام کے لئے کیں اور اِن خدمات میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ضائع نہیں ہوئیں بلکہ ان کا اجر دیا گیا اور خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف میں رحیم کا لفظ ہی بولا گیا ہے۔ پھر آپؐ مالکیت یوم الدین کے بھی مظہر ہیں۔ اس کی کامل تجلی فتح مکہ کے دن ہوئی۔ ایسا کامل ظہور اللہ تعالےٰ کی ان صفاتِ اربعہ کا جو ام الصفات ہیں اور کسی نبی میں نہیں ہوا۔"

(الحکم ۱۰ راگست ۱۹۰۲ء)

یہ حقائق و معارف بطور نمونہ ان کثیر معارف میں سے بیان کئے گئے ہیں جو سورہ فاتحہ کے متعلق حضور مسیح موعود علیہ السلام نے ظاہر فرمائے۔

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری
گنج مغلپورہ لاہور

درخواستِ دُعا

میرا بچہ عزیز محمد مقصود اقبال بعمر تیرہ سال قریباً پونے تین ماہ سے تشنجی دوروں کے باعث سخت بیمار رہے۔ دورول کی شدّت کے باعث بہت کمزور ہو گیا ہے دائیں ٹانگ، دایاں بازو اور بائیں آنکھ اور زبان بالکل کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔

جملہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار غلام محمد ثالث
(ابن حضرت بابو غلام محمد صاحبؓ)
لوہاری منڈی لاہور)

عیسائیوں کی طرف سے افریقن مسلمانوں کو مرتد کرنے کی مہم

احمدی مبلغین ان کا مقابلہ کرنے کے لئے شمالی سیرالیون پہنچ گئے

خدمتِ اسلام کا جذبہ رکھنے والے احمدی نوجوانوں سے دردمندانہ اپیل

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون)

چند روز ہوئے چرچ کی طرف سے جس کی سرپرستی امریکن مشن کرتا ہے ایک پمفلٹ "خلش دل" کے عنوان سے شائع کر کے سرمایہ داروں کے محدود طبقہ میں تقسیم کیا گیا اتفاق سے یہ پمفلٹ ہمارے ایک غیر از جماعت پاکستانی دوست کے ہاتھ لگا۔ پمفلٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس چرچ کے ممبران کی اکثریت سفید فام ہے اور عام طور پر اس کے ممبران وہ غیر ملکی ہیں۔ جو سفارتخانوں بنکوں۔ یا خود چرچ میں ملازم ہیں۔ اس پمفلٹ میں منجملہ اور امور کے ممبولو چیفڈم کا تفصیلی ذکر تھا۔

ممبولو۔ شمالی سیرالیون کے ضلع کیمبیا میں واقع ہے۔ بہت خوشحالی علاقہ ہے۔ چاولوں کی فصل کثرت سے ہوتی ہے۔ کافی گنجان آباد ہے اور آبادی ۲۰۰۰۰ ہے نوے فیصد مسلمان ہیں۔ پیرامونٹ خود حاجی ہے اور اپنے علاقہ کو اقتصادی اور تعلیمی لحاظ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔ مگر یہاں کی مسلمان تنظیمیں یا تو سرے سے ہے ہی نہیں اور اگر ہیں بھی تو ان میں یہ صلاحیت اور قابلیت نہیں کہ اپنے مسلمان بھائیوں کا ہاتھ بٹا سکیں یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے علاقے جہاں مسلمانوں کی کثرت ہے اپنی تعلیمی ضروریات کی خاطر عیسائیت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان میں اسلام کا درد اور حمیت کچھ باقی ہو۔ اور یہ تبادلہ انہیں منظور نہ ہو تو ایسے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کی نظریں جماعت احمدیہ کی طرف اٹھتی ہیں اور جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے گذشتہ تیس سال سے اپنے محدود وسائل کے باوجود ہر محاذ پر عیسائیت کا مقابلہ کر رہی ہے اور جہاں وہ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت میں پیش پیش ہے وہاں اس نے پرائمری اور ثانوی مدارس کھول کر مسلمان طلباء کو نہ صرف عیسائیت کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھا بلکہ ان کے لئے اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں پیدا کیں۔

مذکورہ پمفلٹ امریکن چرچ نے اپنی قوم کو دعوت دیتے ہوئے لکھا کہ ممبولو چیفڈم نہ صرف تعلیم اور صحت کے لحاظ سے پسماندہ ہے بلکہ ان تک ہمارے انجیل کے منادا اور واعظین بھی نہیں پہنچے۔ ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ پمفلٹ میں لکھا تھا کہ ہم اس علاقہ کے مسلمانوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر ان کے اسلام میں کوئی جان ہوتی تو کیا وہ ان کے لئے تعلیمی اور طبی ضروریات مہیا نہ کرتا۔ آگے چل کر لکھا ہے کہ ہم نے پیرامونٹ چیف سے پوچھا کہ آپ مسلمان کیوں ہیں؟ اس نے جواباً کہا کہ ہمیں اسلام کے علاوہ کچھ بتایا ہی نہیں گیا۔ عیسائیوں نے پیرامونٹ چیف کے دو لڑکے تعلیم دلانے کی غرض سے لے لئے اور انہیں بپتسمہ دے کر اپنے سکول میں داخل کیا۔

ظاہر ہے کہ یہ پمفلٹ ہمارے لئے ایک کھلا چیلنج تھا۔ حالات کا علم ہوتے ہی خاکسار نے علاقہ مذکور کے پیرامونٹ چیف کو ایک خط ارسال کیا اور اسے بتایا کہ خاکسار فلاں تاریخ کو وہاں پہنچے گا اور سکول کھولنے کے امکانات پر بھی غور کرے گا۔

۲۴ اگست کو ہم یہاں سے فری ٹاؤن کی جماعت کے چند دوست پاکستانی مبلغین اور اساتذہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اس قصبہ کے قریب ہی ہماری ایک پرانی جماعت قائم ہے اسے بھی اطلاع کر دی گئی۔ چنانچہ ہم قریباً ۳۵ افراد چار بجے شام کے وہاں پہنچے۔ فری ٹاؤن سے ہم اپنا لاؤڈ سپیکر لے گئے تھے ۵ بجے شام جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد تین صد کے قریب تھی۔ جنہوں نے اطمینان سے ہماری تقاریر سنیں اور بعض سوالات بھی کئے۔ رات ساڑھے نو بجے جلسہ ختم ہوا تقاریر کے بعد چیف اور اکابرین نے جماعت کی مساعی کو سراہا اور انہوں نے کہا کہ اس سے پیشتر یہاں پر امریکن پادری پہنچ چکے ہیں۔ لیکن آپ کے آنے سے بہت خوشی ہے۔ اور دلی خواہش ہے کہ آپ یہاں پر سکول اور ڈسپنسری کھولیں لیکن اگر آپ کی طرف سے اس میں کوتاہی یا تاخیر ہوئی۔ تو ہم عیسائی مشن کو بلانے پر مجبور ہوں گے۔ ہم نے انہیں یقین دلایا کہ ان کی خواہش کے مطابق بلا تاخیر سکول اور ڈسپنسری کا اجراء کیا جاوے گا

اس علاقہ کے لئے مبلغ سلسلہ مکرم مولوی عبد الشکور صاحب کو بھجوایا جا رہا ہے تاکہ وہاں کے مسلمانوں میں نہ صرف اسلام راسخ کریں بلکہ عیسائیت کے فتنہ کا بھی ازالہ کریں۔

اگر سکول اور ڈسپنسری کامیاب طور پر چل جائیں تو اسلام کے پھیلنے کے بہت امکانات ہیں اور یہ محض خدائی تحریک معلوم ہوتی ہے۔ جس کی طرف ہماری توجہ مبذول ہوئی ہے گو ہمارے ذرائع سب محدود اور ناکافی ہیں تاہم خدا تعالیٰ کے لئے کوئی چیز ناممکن ہوتی نہیں وہ اپنے کمزور اور ناتواں بندوں سے بھی ایسے کام لے سکتا ہے۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے۔ میں اپنے احمدی نوجوانوں بھائیوں سے نہایت ہی درد سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ان میں سے . . . . ایسے ڈاکٹر جو خدمت اسلام کا جذبہ رکھتے ہوں اور جن میں نہ صرف یہ کہ کام کرنے کی ہمت ہو۔ بلکہ ہر قربانی کے لئے تیار ہوں۔ وہ اس موقعہ پر آگے آئیں اور اپنے آپ کو خدمت اسلام کی غرض سے تین تین سال کے لئے پیش کریں۔ جہاں انہوں نے ساری عمر دنیا کی خدمت کی ہے کچھ عرصہ اسلام کی راہ میں بھی قربان کریں اور اسلام کی خاطر اپنی زندگی کا کچھ حصہ وقف کریں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دے۔ ڈاکٹروں کے علاوہ یہاں پر سند یافتہ ڈسپنسروں کی بھی ضرورت ہے۔ افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی ایک فیصلہ کن جنگ لڑی جا رہی ہے جو آخری مرحلے پر ہے۔ دشمن اپنے ساز و سامان سے لیس ہے اور ہر قسم کے جائز و ناجائز حربے بروئے کار لا رہا ہے

چند ماہ قبل نائیجیریا میں جو بھیانک انقلاب رونما ہوا اس کا پس منظر معلوم کرنا ہرگز مشکل نہیں اس زمانے کے مشہور مغربی مورخ ٹائن بی نے اس انقلاب کی وجہ دو بڑے مذاہب کے درمیان کشمکش قرار دیا ہے اور یہ درست ہے۔ مرحوم الحاج احمد وبیلو کی شخصیت نائیجیریا کے مسلمانوں میں بہت بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنی قوم کے مذہبی اور سیاسی لیڈر تھے بلکہ ان کی تبلیغی سرگرمیاں عیسائیت کی پیشقدمی میں ہمیشہ حائل رہیں انہوں نے بے دھڑک ہر مجلس اور موقعہ پر اسلام کا نام لیا۔ اور اپنے آپ کو مسلمانوں کی حیثیت میں پیش کیا۔ ان کی مساعی دشمنانِ دین کے لئے خار بنی ہوئی تھیں۔ جو مسلمانوں کی غفلت کے ماتحت ان کے قتل پر منتج ہوئی۔

براعظم افریقہ میں متعدد فوجی انقلاب پے در پے رونما ہو چکے ہیں۔ مگر نائیجیریا کا فوجی انقلاب انوکھی نوعیت کا ہے۔ اس بطل اسلام کا قتل کسی سیاسی الجھن کا نتیجہ نہ تھا ہاں اگر اس کا کوئی جرم تھا تو صرف یہ کہ انہوں نے عیسائی منادوں کی اسلام کے خلاف مساعی اور حربوں کا ہمیشہ مردانہ وار مقابلہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی دعوت عام دی۔

مسلمان ممالک کے رؤوساکو شاہ فیصل کی طرف سے کانفرنس کی جو دعوت دی گئی ہے۔ اس کے محرک اوّل بھی سر احمد بیلو تھے۔ جونہی اس تحریک کی تشہیر ہوئی۔ عیسائی منادوں اور مغربی ممالک کے پریس نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور رد و بلا شروع کر دیا کہ یہ درحقیقت مسلمانوں کو فوجی اتحاد کی دعوت ہے۔ حالانکہ اس تحریک کا مقصد محض عالم اسلام کو پیش آنے والے بعض مسائل پر غور کرنا تھا اور ایسی تحریکات کا اجرا کوئی جرم نہیں۔ جیسا کہ دنیا بھر کی سیاسی۔ یا مذہبی تحریکات اتحاد کی دعوت دیتی ہیں۔ یہودیوں کی تنظیم ہے۔ عیسائیوں کی تنظیم کے بین الاقوامی ادارے قائم ہیں بڑی بڑی طاقتوں کے معاہدات بشکل سیٹو SEATO اور سینٹو CENTO قائم ہیں تو کیا وجہ ہے کہ جب مسلمانوں کی طرف سے ایسی تحریک اٹھی۔ تو نہ صرف یہ کہ اس کے خلاف عیسائیت کی آواز بلند ہوئی بلکہ اسے ناکام بنانے کی ہر ممکن سعی بروئے کار لائی جاتی ہے۔

اب جیسا کہ مسلم ممالک یکے بعد دیگرے بیرونی اقتدار کا جوا اپنی گردنوں سے اتار چکے ہیں۔ ان کی روز افزوں ترقی دشمنان اسلام کے لئے ایک مستقل خلش کا باعث بن چکی ہے۔ صلیبی جنگوں کا اعادہ ہو رہا ہے۔ اور اس کے لئے میدان افریقہ کا براعظم ہے۔ یہی آجکل کا جہاد ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہی ہے کہ ہم اپنے مال۔ جان۔ عزت اور وقت کو قربان کر کے آخرت میں سرخرو ہوں۔

ایسے نازک وقت میں اگر ہم اپنے تئیں خدمت دین کے لئے وقف کر دیں۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی فتح و نصرت کا نظارہ ہم بچشم خود دیکھ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۹۵۔ محترمہ اے آر نگہت صاحبہ بنت خیر الدین صاحب مرحوم داد کینٹ .. ـــ ۳۰۰

۳۹۶۔ محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد المجید صاحب چک ۹ پنیار ۔ ضلع سرگودہا .. ـــ ۳۰۰

۳۹۷۔ مکرم چوہدری عبد المجید صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا منجانب دادی مرحومہ سید بی بی صاحبہ .. ـــ ۳۵۰

۳۹۸۔ مکرم سید محمد علی شاہ صاحب ملتان چھاؤنی منجانب اہلیہ سید سردار بیگم صاحبہ مرحومہ .. ـــ ۳۰۰

۳۹۹۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ والدہ چوہدری عبد الواحد صاحب چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا .. ـــ ۳۰۰

۴۰۰۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ " " " .. ـــ ۴۰۰

۴۰۱۔ محترمہ لیڈی ڈاکٹر محمودہ نذیر احمد صاحب کراچی .. ـــ ۴۰۰

۴۰۲۔ " " منجانب والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ مرحومہ .. ـــ ۳۰۰

۴۰۳۔ " " منجانب والد صاحب مرحوم .. ـــ ۳۰۰

۴۰۴۔ محترمہ میمونہ اختر صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب محمود کراچی .. ـــ ۳۰۰

۴۰۵۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ حبیب اللہ صاحب بٹ " .. ـــ ۳۰۰

۴۰۶۔ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ منجانب ہمشیرہ خود محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ .. ـــ ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پردہ خواتین سے متعلق رپورٹ ہائے بھجوائی جائے
قابل توجہ امراء و صدر صاحبان

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۲۵ خ م کی تعمیل میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے تمام جماعتوں کو سوالنامہ بھجوایا گیا تھا۔ اور اس میں دریافت کیا گیا تھا۔

"واضح طور پر رپورٹ کی جائے۔ کہ کوئی با تنخواہ یا آنریری کارکن سلسلہ ایسا تو نہیں۔ جس کی بچی یا بچیاں بے پردہ ہوں"

چنانچہ نظارت ہذا کی الفضل اور خط و کتابت کے ذریعہ یاد دہانیوں کے نتیجہ میں رپورٹس موصول ہوئیں اور صدر انجمن کے سامنے رپورٹ رکھی گئی۔ رپورٹ پیش ہونے پر صدر انجمن احمدیہ نے اپنے انعقاد ملی اجلاس $\frac{۲۶}{۱۹-۱۰-۶۶}$ میں فیصلہ فرمایا

"اطلاع ہوئی۔ دو ماہ بعد پھر رپورٹ پیش کی جائے"

چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت پر نظارت ہذا نے زیر عنوان

"قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان"

جماعتوں کو توجہ دلائی۔ اور لکھا کہ دو ماہ کے بعد ۱۰ مارچ ۶۶ء تک جماعتیں رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۶۶ء) پھر الفضل ۳ مارچ ۶۶ء کے ذریعہ یاد دہانی کرائی۔ مگر بہت سی جماعتوں نے رپورٹ بھجوانے میں کوئی مستعدی نہیں دکھلائی۔ اور رپورٹ نہیں بھجوائی۔ نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ سب جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۲۵ میں درج شدہ سوال کے مطابق جلد رپورٹیں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

انصار اللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ کا بیشتر حصہ اپنے اوقات بہترین ذمہ داریوں میں صرف میں لارہا ہے۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے ایسے ذرائع مہیا فرما دئے ہیں کہ وہ اب دنیوی دھندوں سے فارغ ہو گئے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی زندگی کے یہ قیمتی لمحات کسی خاص تعمیری کام میں صرف ہونے شروع نہیں ہوئے۔ ایسے احباب پر خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کی وجہ سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے اوقات خدا تعالیٰ کے دین اور بندوں کی خدمت میں گذار کر اپنے رب کے شکر گزار بندے بنیں لہٰذا ایسے احباب کی خدمت میں میری درخواست ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے حضور انور کی تازہ تحریکات مثلاً تعلیم القرآن اور عارضی وقف کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور زعماء کرام سے التماس ہے کہ وہ اس سلسلہ میں وقف والی تعداد کا اپنی ماہوار رپورٹوں میں ذکر فرمایا کریں۔

(قائد ایثار)

حصہ آمد کے موصی احباب
فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۶۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جارہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں۔ مہربانی کر کے وہ پُر کر کے واپس فرمائیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے۔ کہ جو فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲-۵-۶۶ بروز پیر بوقت چار بجے شام مسجد احمدیہ حسین آگاہی ملتان شہر میں۔ مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب جوزا مربی سلسلہ احمدیہ نے میری ہمشیرہ طیبہ پروین صاحبہ دختر چوہدری عبد الرزاق صاحب زعیم انصار اللہ ملتان کا نکاح فاروق احمد صاحب ابن چوہدری علی احمد صاحب آف ملتان کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ چوہدری محمد اسلم قائد خدام الاحمدیہ ضلع ملتان۔
$\frac{۵۸}{۲}$ حسین آگاہی ملتان شہر

درخواست ہائے دعا

میری لڑکی اہلیہ راجہ غلام حسین صاحب سینٹرل ایکسائز انسپکٹر عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (میاں احمد یعقوب ب(میاں فیملی) احال ربوہ)

۲۔ میرے بچے عزیزم سید منیر احمد کا کوئٹہ سول ہسپتال میں اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ کمزوری باقی ہے۔ مکمل شفایابی کے لئے اور درازی عمر کے لئے اپنے بزرگوں اور بھائیوں سے درخواست دعا ہے

(بیگم سید سعید احمد ابن قاضی امیر حسین صاحب کوئٹہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۲۰۷

میں لفضرت جہاں بنت چوہدری محمد اسمٰعیل قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد۔ ڈاک خانہ آب پارہ۔ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے چونکہ میں طالب علم ہوں۔

(۱) ایک گھڑی قیمت -/۸۰ روپے (۲) جیب خرچ -/۵۰ روپے جو کہ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ماہانہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے ہی منظور فرمائی جائے۔

الامۃ لفضرت جہاں بنت چوہدری محمد اسمٰعیل اسلام آباد۔ راولپنڈی۔

گواہ شد: محمد اسمٰعیل کوارٹر نمبر ۴۵۳/ ۶-جی

گواہ شد:- منیر احمد سیکرٹری وصیت ۲۴/۲/۶۶

سیکرٹری اسلام آباد

مسل ۱۸۲۰۸

میں رحمت بی بی بیوہ چوہدری محمد حسین قوم راجپوت بھنڈر پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بیداد پور ڈاک خانہ کٹھیالہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت سوائے حق مہر مبلغ پانچ سو روپے کے اور کوئی نہیں جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ رحمت بی بی بیوہ چوہدری محمد حسین۔

گواہ شد:- حکیم علی احمد معلم اصلاح و ارشاد بیداد پور ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد- احسان اللہ بیداد پور۔

مسل ۱۸۲۰۹

میں حنیفہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالرشید قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے گلوبند طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمتی -/۳۰۷.۵۰ چوڑیاں طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمتی -/۳۰۷.۵۰ اس کے علاوہ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ کل جائداد مالیتی -/۱۱۱۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت میری آمد کوئی نہیں ہے اگر آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ حسب آمد ادا کرتی رہوں گی۔

علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ حنیفہ بیگم

گواہ شد:- خواجہ عبدالحمید

اعلان برائے لجنات

چندہ سالانہ اجتماع فی ممبر کم از کم ۵۰ پیسے ہے لیکن صاحب حیثیت بہنیں اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہیں۔ پہلی ششماہی میں یہ چندہ برائے نام وصول ہوا ہے ہمارے سالانہ اجتماع میں صرف ۶ چھ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ یہ چندہ ابھی سے اکٹھا کرنا شروع کر دیں تا اکتوبر تک اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مالی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گواہ شد:- محمد جمیل ولد محمد دین۔

مسل ۱۸۲۱۰

میں غلام فاطمہ زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال بیعت ۱۹۵۲ ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے پاس اس وقت ایک گلوبند طلائی وزنی ½۱ تولہ اندازاً مالیتی -/۱۸۰ روپے ہے اور میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے تھا۔ جو میں نے وصول کر لیا ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا ہو تو یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ- نشان انگوٹھا غلام فاطمہ

گواہ شد:- محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔

گواہ شد- محمد علی احمد ابن خدا بخش دارالیمن ربوہ

مسل ۱۸۲۱۱

میں حلیمن بی بی بیوہ رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن چھنیال ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے جو زیورات تھے ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں ضائع ہو گئے تھے۔

میرا حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول نہیں کیا تھا۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مجھے میرے چار لڑکے پانچ روپیہ کے حساب سے بیس روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرا وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حلیمن بی بی سکنہ چھنیال

گواہ شد- عبدالغفور سکنہ چھنیال پسر موصیہ۔

گواہ شد:- ظہور احمد- سکنہ چھنیال

مسل ۱۸۲۱۲

میں عطا محمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ تجارت پر ہے جس کے ذریعہ آمد ماہوار ڈیڑھ صد روپیہ ہو جاتی ہے۔ کمی یا بیشی کی رنگ میں جو بھی میری آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط۔

العبد- عطا محمد کمیشن ایجنٹ کنری

گواہ شد:- فضل دین طاہر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کنری۔

گواہ شد:- سید سعید احمد سیکرٹری وصیت جماعت احمدیہ کنری دی سندھ جیننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری سندھ۔

—٭—

مسہ ماھا انصار اللہ کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے، (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محبتِ الٰہی حاصل کرنے کے دو اہم ذرائع

گناہ پر ندامت اور توبہ کا اظہار نیز ہر مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر تم سے کبھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد تمہارے دل میں اس گناہ پر ندامت پیدا ہو جانی چاہئیے اور تمہیں اس سے توبہ کرنی چاہئیے کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ دوسرے توّاب اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو بار بار خدا تعالیٰ کی درگاہ میں جاتا اور اس سے دعائیں کرتا رہے۔ اس لحاظ سے یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کے یہ معنے ہیں کہ وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے تمام کام دعاؤں سے وابستہ ہیں اور قدم قدم پر وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ گویا گناہوں پر ندامت اور توبہ کا اظہار اور ہر مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع یہ دو ذرائع ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی محبت کا دروازہ انسان کے لئے کھل جاتا ہے۔

اسی طرح یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ میں دو امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، ایک تو اس امر کی طرف کہ اللہ تعالیٰ صفائی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ درحقیقت نظافت پسندی انسانی تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے جسم کو صاف رکھنا، منہ کو صاف رکھنا۔ کپڑوں کو صاف رکھنا اور ایسی اشیاء کا استعمال کرنا جو ناک کی قوت کو صدمہ پہنچانے والی نہ ہوں۔ بلکہ اس کے لئے موجب راحت ہوں۔ اس تقاضا کو لوگوں نے غلطی سے نیکی اور تقویٰ کی اعلیٰ راہوں پر چلنے والوں کے طریق کار کے خلاف سمجھ لیا تھا۔ اور ایک ایسی راہ اختیار کر لی تھی جس کے نتیجہ میں یا تو خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ طیب اشیاء بے کار ہو کر رہ جائیں یا خدا تعالیٰ کے بندے ان طیب اشیاء کو استعمال کر کے گنہگار قرار پائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بناوٹی نیکی اور جھوٹے تقویٰ کی چادر کو بھی چاک کر دیا۔ اور حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہے اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے چنانچہ آپ اکثر غسل فرماتے۔ بہت سی امور کے ساتھ غسل آپ نے واجب قرار دے دیا چونکہ انسان اپنے گھر کے اشغال کی وجہ سے صفائی میں سستی کر بیٹھتا ہے اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے میاں بیوی کے تعلقات کے ساتھ غسل کو واجب قرار دے دیا۔ اسی طرح پانچوں نمازوں سے پہلے آپ ان اعضا کو دھوتے جو عام طور پر گرد و غبار کا محل بنتے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس امر پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیتے۔ کپڑوں کی صفائی کو آپ پسند فرماتے جمعہ کے دن دھلے ہوئے کپڑے پہن کر آنے کا حکم دیتے اور خوشبو کو خود بھی پسند فرماتے اور اجتماع کے مواقع کے لئے بھی خوشبو لگانا پسند فرماتے۔ جہاں اجتماع ہوتا ہو۔ چونکہ وہاں مختلف قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور متعدی بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے آپ وہاں خوشبودار مصالحہ جات جلانے اور ان جگہوں کو صاف رکھنے کا حکم دیتے۔ بدبودار اشیاء سے پرہیز فرماتے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے روکتے کہ بدبودار اشیاء کھا کر اجتماع کی جگہوں میں آئیں۔ غرض جسم کی صفائی، لباس کی پاکیزگی۔ اور ناک کے احساس کا آپ پورا خیال رکھتے اور دوسروں کو بھی آپ ایسا ہی کرنے کا حکم دیتے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۰۲ تا ۵۰۳)

جماعتِ احمدیہ لاہور کے احباب کے لئے ضروری اعلان

۱۴ر جنوری کو جمعہ کے بعد دارالذکر میں خاکسار نے کسی دوست سے ان کا قلم لیا تھا۔ اس قلم کا باوجود مسجد میں اعلان کرنے کے کسی نے ابھی تک مطالبہ نہیں کیا جس دوست کا وہ قلم ہو وہ مجھ سے قلم کی نشانی بتا کر حاصل کر لیں (غلام محمد اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وائی ایم سی اے ہال لاہور میں!

لجنہ اماءاللہ کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کا عظیم الشان جلسہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی فاضلانہ تقریر

لاہور ۱۱ رمئی۔ کل مورخہ ۱۰ رمئی کو ساڑھے پانچ بجے شام لجنہ اماءاللہ لاہور کے زیر اہتمام سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرت مقدسہ پر نہایت فاضلانہ تقریر کی۔ احمدی خواتین کے علاوہ غیر از جماعت خواتین بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ ہال سامعات سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ صدارت کے فرائض محترمہ بیگم النور علی نے ادا فرمائے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مسز عطاء اللہ صاحبہ محترمہ صدر جلسہ اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا تعارف کرایا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ چھ بجے حضرت سیدہ موصوفہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی جو پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے اپنی اس فاضلانہ تقریر میں اس امر پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور قرآن مجید ہی زندہ کتاب ہے۔ تقریر بہت انہماک اور توجہ سے سنی گئی۔

محترمہ صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں جلسہ کے انعقاد پر لجنہ اماءاللہ لاہور کا شکریہ ادا کیا اور حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی فصیح و بلیغ اور فاضلانہ تقریر کو بہت سراہا۔ آپ نے فرمایا خواتین کی سماجی اور سیاسی تنظیمیں تو بہت ہیں لیکن لجنہ اماءاللہ اس لحاظ سے ایک منفرد تنظیم ہے کہ یہ روحانی مقصد کے پیش نظر قائم کی گئی ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں خواتین کی اصلاح کا جو کام یہ تنظیم کر رہی ہے وہ بہت قابل تحسین ہے محترمہ صدر صاحبہ کی تقریر کے بعد جلسہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مخیر اصحاب غریب طلباء کی امداد کر کے ثواب کمائیں

سکولوں میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے اور جماعت کے غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ وغیرہ کے لئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زندگی میں روزنامہ الفضل کے ذریعہ غریب طلباء کی امداد کے لئے مخیر احباب سے اپیل فرمایا کرتے تھے۔ ان کے تتبع میں خاکسار بھی جماعت کے مخلص دردمند اور ذی ثروت احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر غریب طلباء کی امداد کر کے ثواب کمائیں اور اس نیک کام میں حصہ لے کر جماعت کے غریب طبقہ کے بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ جماعت کے ہونہار بچے جو بوجہ غربت تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم حاصل کر کے اپنے خاندان اور جماعت کے لئے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔

نظارت خدمت درویشاں عموماً ایسے بچوں کی امداد کیا کرتی ہے جو ہونہار ہوں اور افسر درسگاہ کی رپورٹ ان کی اخلاقی حالت کے بارے میں تسلی بخش ہو۔

پس ایسے مخلص اصحاب جنہیں اللہ تعالیٰ نے کشائش رزق سے سرفراز رکھا ہو وہ اس کارِ خیر میں حصہ لے کر جماعت کا ایک اہم خدمت سرانجام دے کر رضاء الٰہی حاصل کریں۔ (ناظر خدمت درویشان)

ضروری اعلان

الفضل کے خریدار صاحبان کی نئی چٹیں عنقریب شائع کی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنے ایڈریس میں کوئی تبدیلی یا درستی کرانی ہو وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۰۲